سوال

(105)امام کے پیچھے سورہ فاتحہ پڑھنا ثابت ہے یا نہیں؟

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

امام کے پیچھے سورہ فاتحہ پڑھنا احادیث صحیحہ مرفوعہ غیر منسوخہ سے ثابت ہے یا نہیں اور اس کا کیا حکم ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحۃ السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

امام کے پیچھے سورہ فاتحہ کا پڑھنا گواہ صلوۃ سریہ میں ہو یا جہریہ میں احادیث صحیحہ مرفوعہ سے ثابت ہے۔

(ترجمہ) ''عبادہ بن صامتؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو الحمد نہ پڑھے اس کی نماز نہیں ہے، ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: جو بغیر فاتحہ کے نماز پڑھے وہ نماز ناقص ہے، پوری نہیں ہے۔ تین مرتبہ فرمایا۔ ابوہریرہؓ سے سوال کیا گیا کہ ہم امام کے پیچھے ہوں تو کیا کریں؟ فرمایا اپنے دل میں آہستہ پڑھو۔ عبادہ بن صامتؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے صبح کی نماز پڑھائی تو آپ پر قرأت بوجھل ہوگئی جب فارغ ہوئے تو فرمایا، میں دیکھتا ہوں کہ تم امام کے پیچھے قرأت کرتے ہو ہم نے کہا ہاں اے اللہ کے رسولؐ، آپ نے فرمایا: اُم القرآن کے سوا کچھ نہ پڑھا کرو، کیونکہ اس کے بغیر نماز نہیں ہوتی۔''

روایت کی گئی ہے حدیث اس باب کی حضرت عائشہ وانس وابوقتادہ وعبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہم سے اور اسی پر عمل ہے بہت سے صحابہ اور تابعین اور محدثین کا جیسا کہ جامع ترمذی میں مسطور ہے۔ باقی رہا حکم اس کا پس بعض قائل فرضیت کے ہیں اور بعض قائل استحباب کے ہیں جیسا کہ امام ابوعیسیٰ ترمذی اپنی جامع میں فرماتے ہیں:

(ترجمہ) ''امام کے پیچھے الحمد پڑھنے میں علماء کا اختلاف ہے، صحابہ کرام، تابعین اور تبع تابعین کی اکثریت الحمد پڑھنے کی قائل ہے۔ امام مالک، احمد بن حنبل، ابن مبارک، امام شافعی، اسحاق بن راہویہ کا یہی مذہب ہے، عبداللہ بن مبارک نے کہا، میں امام کے پیچھے الحمد پڑھتا ہوں اور دوسرے تمام لوگ بھی ماسوائے کوفیوں کی ایک جماعت کے امام کے پیچھے الحمد پڑھتے ہیں، میں اس آدمی کی نماز کو جائز سمجھتا ہوں، جو امام کے پیچھے الحمد نہیں پڑھتا لیکن اہل علم کی دوسری جماعت تو اس معاملہ میں بڑی سخت ہے، وہ ایسی نماز کو صحیح نہیں سمجھتے جس میں فاتحہ نہ پڑھی گئی ہو ان لوگوں نے عبادہ بن صامتؓ کی حدیث اور ان کے طرز عمل سے استدلال کیا ہے۔'' ابوالطیب محمد شمس الحق (سید محمد نذیر حسین)

[فتاویٰ نذیریہ](#)

جلد01